بسم اللہ الرحمن الرحیم

بڑے جانور میں قربانی کا ڈالا ہوا حصہ بیچ کر بکرا خریدنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں صاحب نصاب ہوں اور میں نے قربانی کے لیے بڑے جانور میں ایک حصہ ڈالا تھا، جوکہ 30 ہزار کا تھا، لیکن پھر میرا ارادہ تبدیل ہوگیا، تو میں نے وہ حصہ کسی اور کو بیچ دیا اور اس رقم میں مزید 35 ہزار شامل کر کے ایک خوبصورت بکرا خرید لیا اور بکرے کا گوشت حصے سے زیادہ ہے، مجھے یہ پوچھنا ہے کہ میرا ایسا کرنا شرعا جائز تھا یا نہیں؟ کیا اس وجہ سے میں گناہ گار تو نہیں؟ اس کا جواب عطا فرمادیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا بڑے جانور کے حصے کو بیچ کر اس کی جگہ قربانی کے لیے زیادہ قیمت اور زیادہ گوشت والا بکرا خریدنا، جائز تھا، شرعا اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ صاحبِ نصاب شخص اگر قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اسے تبدیل کرنا چاہے، تو اس کے لیے بہتر اور عمدہ جانور سے تبدیل کرنا، جائز ہوتا ہے، ورنہ جائز نہیں ہوتا۔ چونکہ صورت مسئولہ میں آپ نے جو بکرا خریدا ہے، وہ قیمت اور گوشت کے لحاظ سے حصے سے بہتر اور عمدہ ہے، لہذا اس حصے کو بیچ کر بکرا خریدنے کی وجہ سے آپ پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں۔

غنی کے لیے قربانی کے جانور کو کب تبدیل کرنا، جائز اور کب جائز نہیں؟ اس کے تفصیل کے متعلق جد الممتار میں ہے: ”(ویکرہ ان یبدل اذا کان غنیاً) ومطلق الکراھۃ التحریم بل زاد سعدی افندی بعد قولہ: اذا کان غنیا: (ولکن یجوز استبدالھا بخیر منھا عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمھما اللہ تعالی) اھ۔ خصھما؛ لانھا عند ابی یوسف کالوقف، فدل علی ان الاستبدال بغیر الخیر لا یجوز“ ترجمہ: اگر غنی ہے، تو اس کے لیے جانور بدلنا مکروہ ہے اور مطلق مکروہ، مکروہ تحریمی ہوتا ہے، بلکہ سعدی آفندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے صاحب عنایہ کے قول: ”اذا کان غنیا“ کے بعد اس بات کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن امام اعظم و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے لیے خریدے ہوئے جانور کو اس سے بہتر جانور سے بدلنا جائز ہے۔ سعدی آفندی علیہ الرحمۃ نے (بہتر سے بدلنے کے جواز کو) ان دونوں کے ساتھ اس لیے خاص کیا ہے کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک قربانی کا جانور وقف کی طرح ہے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قربانی کے جانور کو بہتر کے علاوہ سے بدلنا جائز نہیں۔ (جد الممتار، جلد6، صفحہ 460، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بکرا اگر قیمت اور گوشت میں ساتویں حصے کے برابر یا زیادہ ہو، تو وہ ساتویں حصے سے بہتر ہے، جیسا کہ فتاوی بزازیہ میں ہے: ”الابل افضل ثم البقر ثم الغنم من المعز والبقر افضل من الشاۃ اذا استویا قیمۃ لانہ اعظم واکثر <u>والشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا</u>

استویاقیمۃ ولحماًفاذا استویا قیمۃ فاطیبھما لحماً افضل وان اختلفا فالفاضل افضل“ترجمہ : اونٹ افضل ہے پھر گائے پھر بکری بھیڑ سے افضل اور گائے بکری سے افضل ہے جبکہ دونوں قیمت میں برابر ہوں، کیونکہ گائے بڑی اور زیادہ گوشت والی ہے **اور بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں**، جب دونوں قیمت کے اعتبار سے برابر ہوں، تو ان میں عمدہ گوشت والا افضل ہوگا اور اگر قیمت و گوشت میں مختلف ہوں، تو خوبی میں زائد افضل ہوگا۔ (الفتاوی البزازیۃ، جلد2، صفحہ 408، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یونہی درمختار میں ہے : ”الشاۃ افضل من سبع البقرۃ اذا استویا فی القیمۃ واللحم“ترجمہ : بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے، جبکہ دونوں قیمت اور گوشت میں برابر ہوں۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد9، صفحہ 534، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے : ”بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے۔“ (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 340، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FSD-10006

تاریخ اجراء : 08ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/25مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net